

www.sirat-e-mustaqeem.com

نیکی کی دعوت کی بہاریں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

أَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرَانِ وَلِنَشِينِ هِيَ: ”مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَاسْتَعْفَرَ رَبَّهُ، يَعْنِي جِسْنَ نَ الْقُرْآنِ پَاكِ كِ تِلَاوَتِ كِ اَوْرِ رَبِّ تَعَالَى كِ حَمْدِ بَيَانِ كِ اَوْرِ پَهْرَنْبِ كَرِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرُودِ شَرِيفِ پَرُھِ كَر اِپْنِ رَبِّ عَزَّ وَجَلَّ سَ مَغْفَرَتِ طَلَبِ كِ، فَقَدْ طَلَبَ الْخَيْرَ مَكَانَهُ،، تَوْفِيقِيًّا اِسْ نَ بَهْلَا ئِ كَو اِپْنِ جُگَھِ سَ تِلَاشِ كَر لَہَا۔“

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بھلائی اور مغفرت کے طلبگار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے خواہش مند ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ شوق و محبت کے ساتھ خُشوع و خُضوع سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مُتوجَّہ ہو کر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ گرامی پر دُرود و سلام کے گجرے بچھا کر دیتے رہیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برگت سے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہمارے دلوں میں بس جائے گی اور جسے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت نصیب ہوگئی یقیناً وہ دُنیا و آخرت میں سُرخرو ہو گیا۔

یابنی! تجھ پہ لاکھوں دُرود و سلام، اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُ الانام، مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مَظْفَعِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتَىٰ التَّوْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَانِ کِی نِیَّتِ اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (الْعَجْمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دوہدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سَمٹ سر کر کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گا۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (تَرْجِمَہ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مَظْفَعِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَقَبٰی وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا

❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِغلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلّیّت کی دھاک بٹھانی مَقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دَوَرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَتِ دِلّاوَلں گا ❁ تہقّقہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حِفَاظَت کا ذہن بنانے کی خاطر حتّیّ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نیکی کی دعوت کی بہاریں بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے ایک وَلِیُّ اللّٰہ کی نیکی کی دعوت کی بَرکت سے تائب ہونے والے نوجوان کی حکایت سناؤں گا۔ اس کے بعد آیاتِ مُبارکہ اور تفسیر کی روشنی میں نیکی کی دعوت کی اہمیت و فضیلت پھر دَرس دینے کا ثواب اور نیکی کی دعوت کے فضائل پر مُشمّت احادیثِ مُبارکہ آپ کے گوش گزار کروں گا۔ نیکی کی دعوت دینا کس پر لازم ہے؟ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینے کا عملی طریقہ بھی عرض کروں گا، نیز بیان کے آخر میں سُرْمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

شرابی پر انفرادی کوشش کا نتیجہ:

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب ”نیکی کی دعوت“ صفحہ نمبر 502 پر ہے: حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام

محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی ”اَحْیَاءُ الْعُلُوم“ میں نقل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنَا محمد بن زکریا عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکُبْرِیَا فرماتے ہیں: ایک بار میں حضرت عبد اللہ بن محمد بن عائشہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کے پاس حاضر ہوا، آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ نمازِ مغرب کے بعد مسجد سے گھر کی جانب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قریشی نوجوان نشے میں دھت نظر آیا، اس نے ایک عورت کو پکڑ لیا، عورت چلائی، لوگ لپکے اور اس نوجوان پر ٹوٹ پڑے، حضرت سَیِّدُنَا ابنِ عائشہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ نے اسے پہچانا اور لوگوں سے پھڑا کر شَفَقَت کے ساتھ سینے سے لگا لیا، اپنے گھر لائے اور اسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اس کا نشہ اتر چکا تھا۔ اسے نشے کے دوران ہونے والے بے حیائی کے قصے اور پٹائی کا معلوم ہوا تو مارے شرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔ حضرت سَیِّدُنَا ابنِ عائشہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ نے اس کو روکا اور نہایت نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور احساسِ دلایا کہ بیٹا! آپ تو قریشی ہیں، آپ کی خاندانی شرافت مر حبا! یہ تو غور فرمائیے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اولاد ہیں! بیٹا! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور ہمیشہ کیلئے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لیجئے۔ وہ نوجوان اس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہو گیا اور اس نے رورور کر توبہ کی۔ شراب اور دیگر گناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ نے شَفَقَت سے اس کا ماتھا چُوما اور حُوب حوصلہ افزائی فرمائی۔ وہ بے حد متاثر ہوا اور آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی صُحبت میں رہنے لگا اور احادیثِ مبارکہ لکھنے پر مامور ہوا۔ (ماخوذ از: احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۱۱)

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے کہ دیکھا کہ نیکی کی دعوت دینے کی کیسی بَرَکتیں ظاہر

ہوں۔ وہ نوجوان جو نشے کی لت میں بد مست ہو کر دن بدن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں کے دلدل میں غرق ہوتا جا رہا تھا۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ عاتشہ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُسے خوفِ خدا دلاتے ہوئے نیکی کی دعوت دی تو وہ نہ صَرَف اپنی گناہوں بھری زندگی پر نادم ہو کر تَائِب ہو گیا بلکہ آپ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہ میں رہ کر عِلْمِ دین کی بَرکتیں سمیٹنے لگا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب کسی کو فلمیں ڈرامے دیکھتا، گانے باجے سُنتا، جھوٹ، غیبت، چُغلی اور دِل آزاری یا کسی بھی گناہ میں مبتلا دیکھیں تو اس کے پاس جا کر حُسنِ اخلاق اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کریں۔ اگر ہم رِضائے الہی کی خاطر حُسنِ اخلاق و اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں گے، تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز نَتَاج سامنے آئیں گے اور اگر ہماری نیکی کی دعوت سے کوئی اسلامی بھائی گناہوں کی وادیوں سے نکل کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گیا تو ہمارے لئے صَدَقہ جاریہ ہو گا۔ یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینا ایسا عظیم کام ہے کہ اللہ تَعَالٰی نے لوگوں کی ہدایت کے لیے وَقْفًا وَقْفًا رُسُل و انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَبْعُوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ وہ اگر چاہے تو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اصلاح کر سکتا ہے، لیکن اُس کی مَشِیَّت (یعنی مرضی) کچھ اس طرح ہے کہ میرے بندے نیکی کی دعوت دیں، میری راہ میں مُسْتَقْتَبِیں جھیلیں اور میری بارگاہِ عالی سے دَرَجَاتِ رَفِیعہ (یعنی بلند درجے) حاصل کریں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رُسُلوں اور نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نیکی کی دعوت کیلئے دُنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لَیْب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَبْعُوث کیا اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلسلہ نُبُوّت ختم فرمایا۔ پھر یہ عظیم الشان مَضْبُوب اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مَظْطَف صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کے سپرد کیا کہ خود ہی آپس میں ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہیں اور نیکی کی دعوت کے اِس اہم فریضے کو سرانجام دیں۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۲۸)

میں بس دیتا پھروں نیکی کی دعوت یا رسول اللہ
(وسائلِ بخشش، ص: ۳۳۳)

عطا کر دو مجھے اسلام کی تبلیغ کا جذبہ

نیکی کی دعوت کی اہمیت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک قرآن میں مُخْتَلَف مقامات پر نیکی کی دعوت دینے کی رَغْبَتِ
دِلّائی ہے، چنانچہ سورہ آل عمران، پارہ 4 کی آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ
وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۳۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا
چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم
دیں اور بُری سے منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْأُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ ”تفسیرِ نعیمی“ میں اس
آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے مسلمانو! تم سب کو ایسا گروہ ہونا چاہیے یا ایسی تَنْظِیْم بنو یا ایسی
تَنْظِیْم بن کر رہو جو تمام ٹیڑھے (یعنی بگڑے ہوئے) لوگوں کو خیر (یعنی نیکی) کی دعوت دے، کافروں کو
ایمان کی، فاسقوں کو تقویٰ کی، غافلہوں کو بیداری کی، جاہلوں کو علم و معرفت کی، خُشکِ مِزاجوں کو لَدَّتِ
عِشْق کی، سونے والوں کو بیداری کی اور اچھی باتوں، اچھے عقیدوں، اچھے عَمَلوں کا زَبَانی، قَلَمی، عَمَلی،
قُوّت سے، زُری سے (اور حاکم اپنے محکوم و ماتحت کو) گرمی سے حکم دے اور بُری باتوں، بُرے عقیدے،
بُرے کاموں، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے مَثَب کے مطابق) زَبَان، دِل، عَمَل، قَلَم، تلواریں سے
روکے۔ سارے مسلمان مُبَدِّل ہیں، سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور بُری
باتوں سے روکیں۔ ”اسلام میں تبلیغِ بڑی اہم عبادت ہے کہ تمام عبادتوں کا فائدہ خود اپنے کو ہوتا ہے
مگر تبلیغ کا فائدہ دوسروں کو بھی (ہوتا ہے)۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۴ ص ۷۲، بَدِّلْ وَ مَلِمْطَا)

میں نیکی کی دعوت کی دُھوئیں بچا دوں
 ہو توفیق ایسی عطا یا الہی!
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر مسلمان مُسَلِّخ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان اپنی اپنی جگہ مُسَلِّخ ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو، یعنی وہ عالم ہو یا امام مسجد، پیر ہو یا مرید، تاجر ہو یا ملازم، افسر ہو یا مَتر دور، حاکم ہو یا محکوم، اَلْغَرَض جہاں جہاں وہ رہتا ہو، کام کاج کرتا ہو، اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے گرد و پیش کے ماحول کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں رہے اور نیکی کی دعوت کا مَدَنی کام جاری رکھے۔

(نیکی کی دعوت، ص: ۲۹)

جو لوگ نیکی کی دعوت کے اس فَرِیضے کو بحسن و خوبی اَنجَام دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ان کے لیے بطور انعام فلاح و کامیابی کی خوشخبری ہے۔ چنانچہ پارہ 24 سُورَةُ حَم السَّجْدہ کی آیت نمبر 33 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ
 وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾

(پ ۲، حَم السجدة: ۳۳)

تَرْجَمَہ کنز الایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

مُفَسِّر شہیر، حکیم اُلاَمَت، مُفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْنَعِیْ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس (نیکی کی طرف بلائے) میں اَوَّل نمبر (پر) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُراد ہیں۔ ان کے صدقے سے اُولیاء اور علماء جو تبلیغ کریں بلکہ مُؤَدِّن، تکبیر کہنے والے اور ہر وہ مومن جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق کو کسی نیکی کی طرف بلائے (وہ بھی یہاں مُراد ہیں)۔ مَعْلُوم ہوا کہ رَبِّ (عَزَّوَجَلَّ) کو اس کی بولی بڑی

بیاری معلوم ہوتی ہے جو دعوتِ خیر دے اگرچہ اس کی آواز موٹی اور باتیں مغمولی ہوں۔ (تفسیر

نور العرفان، ص ۷۶۶)

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیْ نَقْل فرماتے

ہیں: ایک بار حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ سَلَام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرْض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تَبَّارَکَ وَتَعَالٰی نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۴۸)

نیکیوں کا انبار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! اگر ہم کسی کو نیکی کی دعوت دیں گے تو ہر کلمے

(بات) کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے، فرض کیجئے! کسی دن مسجد میں صُرف ایک اسلامی بھائی کے سامنے ”فیضانِ سُنَّت“ سے دَرس دیا اور اُس میں دو صفحات پڑھ کر سُنائے، اب اگر ان میں 20 باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں، تو دَرس سُننے والا وہ اسلامی بھائی ان پر عمل کرے یا نہ کرے، ہمارے نامہ اعمال میں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 20 سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر دَرس سُن کر اس اسلامی بھائی نے عمل کرنا شروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا، ہمیں بھی برابر اس عمل کا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اُس نے سیکھی ہوئی کوئی سُنَّت کسی اور تک پہنچائی تو اس کا ثواب اس پہنچانے والے کو بھی ملے گا اور ہمیں بھی، اِس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

(نیکی کی دعوت، ص: ۲۳۱)

دو دھوم سُنَّتِ محبوب کی مچا یا رہے!

کرم سے ”نیکی کی دعوت کا“ خوب جذبہ دے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

درس دینے کا ثواب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمت کیجئے، شیطان سے پیچھا چھڑائیے، سستی اڑائیے اور روزانہ کم از کم ”دو درس“ ضرور دیجئے۔ مسجد دُرس، چوک دُرس، بازار دُرس وغیرہ میں سے کم از کم ایک کی تو ضرور ترکیب فرمائیے نیز وقت مقرر کر کے روزانہ ضرور بالضرور گھر دُرس کے ذریعے بھی خوب خوب سنتوں کے مدنی پھول لٹائیے اور ڈھیروں ڈھیروں ثواب کمائیے۔ اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفیٰ سنئے اور جھومئے:

(1) جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سنت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۳۵ حدیث ۱۳۴۶۶)

(2) دُعائے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”اللّٰهُ تَعَالٰی اُس کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنئے، یاد رکھے اور دُوسروں تک پہنچائے۔“ (سننِ ترمذی ج ۳ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵) (نیکی کی دعوت، ص: ۲۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج غیر مسلموں کی مذموم تحریکیں دُنیا میں ہر جگہ اپنے مذہب کی سالمیت (سال-می-ت) و بقا بلکہ ارتقاء (یعنی ترقی) کے لیے سرگرم عمل ہیں، مگر افسوس! دُنیا کی محبت میں ممت مسلمانون کو دُنیا کے دھندوں ہی سے فرصت نہیں، افسوس صد کروڑ افسوس! اِس دور کے مسلمانون کی اکثریت نے فقط ”کھاؤ پیو اور جان بناؤ“ کو ہی گویا مقصدِ حیات سمجھ رکھا ہے، دوسروں کو صلوٰۃ و سنت کی تلقین کی کس کو پڑی ہے! بلکہ ان کے پاس تو آخرت کی بھلائی پانے کیلئے اتنا وقت بھی نہیں جو اطمینان سے نماز ہی پڑھ سکیں اور وہ درد بھرا دل بھی کہاں سے لائیں جو سنت کی محبت سے لبریز ہو۔ بس ہر وقت دُنیا، دُنیا ہی کی بہتریوں کا تصوّر ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۳۴)

یادر رکھئے! اَمْرٌ بِالْعُرْوَةِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، اِنْتِهَآئِیْ اَہَم

کام ہے اگر اس سے عفت اور بے توجہی برتی گئی تو نیک اعمال میں کمزوری و سستی پیدا ہو جائے گی، مگر اہی پھیلے گی، جہالت کا دور دورہ ہو گا۔ نیکی کی دعوت دینے کی اہمیت کا اندازہ اس روایت سے بھی لگائیے۔

حضرت سیدنا ابوالدرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہنا اور بُرائی سے روکتے رہنا ورنہ تم پر ظالم بادشاہ مُسلط کر دیا جائے گا، جو تمہارے چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے مگر ان کی دُعایں قبول نہیں ہوں گی، وہ معافی مانگیں گے مگر ان کو معافی نہیں ملے گی۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۳) (نیکی کی دعوت، ص: ۵۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُعاؤں کے قبول نہ ہونے کا ایک سبب اَمْرٌ

بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ کے اہم فریضے کو ترک کر دینا بھی ہے۔ فی زمانہ ایک تعداد ہے جو دُعاں قبول نہ ہونے کا رونا روتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شکوہ و شکایات کرتی نظر آتی ہے۔ یاد رکھئے ایسے بُملے بولنا ایمان کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کوئی آفت آپڑے تو صبرِ صبر اور صبر سے کام لینا چاہئے اور ہماری جن دُعاؤں کی قبولیت کا اثر دُنیا میں ظاہر نہیں ہوتا وہ بھی درحقیقت مقبول ہی ہیں۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی یا تو جلد ہی اس کی دُعا کا نتیجہ (زندگی) میں ظاہر ہو جاتا ہے یا اس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے یا پھر اس جیسی کوئی مُصیبت اس بندے سے دُور فرما دیتا ہے۔ (مسند امام احمد ج ۳ ص ۷۳ حدیث ۱۱۱۳۳) ایک دوسری روایت میں ہے (کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مقبول نہ ہوئی تھیں) تَمَنَّا کرِیگا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی (یعنی سب آخرت کے واسطے جمع ہو جاتیں) (الْفَسْتَرْکَ لِلْحَکِمْ ج ۲ ص ۱۶۳، حدیث: ۱۸۲۲) اس لیے دُعاؤں کے بظاہر دُنیا میں ثمرات ظاہر نہ ہونے پر شکوہ کرنا کسی طور بھی مناسب نہیں۔ بلکہ خوب خوب دُعاں کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچانے والے بن جائیے۔ اِنْ

شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینے کی بَرَکت سے دُعائیں بھی ضرور مقبول ہوں گی۔

یا الہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قَد سبوں کے لَب سے آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینے کی بہاریں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا، بہت عظیم فریضہ ہے۔ قرآنِ پاک میں تو ایسے لوگوں کی تعریف اور انہیں فلاح و نجات کی خوشخبری سنائی گئی ہے بلکہ مُتَعَدِّد احادیثِ مبارکہ میں بھی ان کیلئے بشارتیں بیان ہوئی ہیں، چنانچہ نیکی کی دعوت کا جذبہ بڑھانے کیلئے چند احادیثِ مبارکہ سُن لیجئے۔

1. اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر ملنا، تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے

مَنع کرنا بھی صَدَقہ ہے۔ (سننِ ترمذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۳)

2. جَنَّتِ الْفِرْدَوْسُ خاص اس شخص کے لئے سَجائی جاتی ہے جو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے

روکے۔ " (تنبیہ المغترین، ص ۲۹۰)

3. حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْأَحْبَارِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تورات شریف میں

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: "اے موسیٰ (عَلِیْہِ السَّلَام)! جس نے نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے مَنع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دُنیا اور قَبْر

میں میرا قُرب اور قیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔" (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۷۷۱۶، ج ۶،

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے

کے کتنے فضائل و برکات ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْبَرِّ اَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فریضہ سر انجام دینے میں سستی نہیں کرتے تھے۔

اگر ہم تاریخِ اسلام کا مطالعہ کریں تو ہم پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ہمارے

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے ہر دور میں اِحيائے سُنَّتِ و نیکی کی دعوت کے اس فریضہ کو خوب

سر انجام دیا۔ ان بزرگ ہستیوں نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے آنے والی نسلوں کی آسانی

اور اشاعتِ علمِ دین کے عظیم جذبے کے پیشِ نظر بے شمار علوم پر کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ان بزرگانِ

دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْبَرِّ نے نیکی کی دعوت کے عظیم مقصد کے لئے اپنے وقت اور گھر بار کی قربانیاں

دیں۔ تصوّر کریں تو تاریخ کے اوراق پر کہیں امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ علمِ دین کی رعنائیاں

بکھیرتے دکھائی دیتے ہیں، تو کہیں غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَّاقِعِ نُورِ علم سے لوگوں کے قلوب

کو منور فرماتے ہیں۔ کہیں امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیِ اِصْلَاحِ اُمَّتِ کے لیے کوشاں ہیں تو کہیں امام

احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَرِّ جیسی عظیم ہستی نے نایاب معلومات کے ذریعے تشنگانِ علم (علم کے پیاسوں)

کو سیراب کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فی زمانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت

عام کرنے کے لئے ”دعوتِ اسلامی“ جیسی تبلیغِ قرآن و سُنَّتِ کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک کی بنیاد رکھی جو

دنیا کے تقریباً 195 ممالک میں اپنا پیغام پہنچا چکی ہے اور 92 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کاموں کی

دُھو میں مچا رہی ہے مزید کوچ جاری ہے۔ الغرض ان مقدّس ہستیوں نے بیان و تدریس، تصنیف و

تالیف اور نیکی کی دعوت وغیرہ کے ذریعے اپنی اپنی ذمّہ داریوں کو بطریقِ احسن نبھایا۔ مگر افسوس کہ

آج ہمیں نیکی کی دعوت دینے کے بے شمار مواقع دستیاب ہیں پھر بھی ہم سستی سے کام لیتے ہوئے نیکی کی دعوت نہیں دیتے۔ یاد رکھئے! اگر یہ مدنی کام اخلاص و استقامت کے ساتھ کیا جائے تو خوب لذت والی عبادت ہے۔ چنانچہ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ارشاد ہے: میں نے عبادت کی لذت چار اشیاء میں پائی: (1) اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی میں (2) اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں (3) اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں (4) اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کے لئے بُرائی سے منع کرنے میں۔ (المہجبات ص ۳۷)

حضرت سیدنا ابوبکرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: کسی جاندار کی موت کے بجائے مجھے اپنی موت پسند ہے، یہ سُن کر حاضرین نے گھبرا کر عرض کی: ایسا کیوں؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں جیتے جی ایسا زمانہ نہ دیکھوں جس میں نیکی کا حکم نہ کر سکوں اور بُرائی سے منع نہ کر سکوں، کیوں کہ ایسے زمانے میں کوئی خیر (یعنی بھلائی) نہیں۔ (شَرْحُ الصُّنُور ص ۱۱، ابن عساکر ج ۲ ص ۲۱۵) (نیکی کی دعوت، ص: ۲۱۶)

مسلمانوں کی اکثریت بے عملی کا شکار ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیدنا ابوبکرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نیکی کی دعوت دینے کا کیسا جذبہ رکھتے تھے کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے اہم فریضے کو اپنی زندگی پر بھی ترجیح دیتے، گویا نیکی کی دعوت دینے بغیر ان کی زندگی بے مزہ تھی۔ جبکہ ہم نیکی کی دعوت دینے میں سستی اور شرم محسوس کرتے ہیں، حالانکہ مسلمانوں میں ”نیکی کی دعوت“ عام کرنے کی جتنی ضرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج مسلمانوں کی بھاری اکثریت بے عملی کا شکار ہے، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دشوار اور اِتْکَابِ گُناہ

بہت آسان ہو چکا ہے، مسجدوں کی ویرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دین کا درد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسوڑلاتی ہے۔ ٹی وی، ڈش اینٹنا، انٹرنیٹ اور کیسل کا غلط استعمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حیا دھو ڈالی ہے، تکمیل ضروریات و حصول سہولیات کی حد سے زیادہ جدوجہد کرنے، مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، پُچھلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خُون بہانا، کسی کو بلا اجازت شرعی تکلیف دینا، قرض دبا لینا، کسی کی چیز عاریتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے القاب سے لپکانا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوجود بلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، زنا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُنانا، سود و رشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خیانت کرنا، بد نگاہی کرنا، عورتوں کا مردوں کی اور مردوں کا عورتوں کی مشابہت (یعنی نقالی) کرنا، بے پردگی، غُرور، تکبر، حسد، ریاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض و کینہ رکھنا، شہادت (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر غُوش ہونا)، غُصہ آجانے پر شریعت کی حد توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِ جاہ، بخل، خود پسندی وغیرہ معاملات ہمارے معاشرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے گا، تو اُس شخص کا نقصان ہو گا جس کی چیز چُرائی جائے گی، بالکل یہی معاملہ ڈاکہ ڈالنے، آسلحہ (اس۔ل۔ح) دکھا کر موبائل فون وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔ دُنیوی نقصانات تو ایک طرف رہے، گناہ کرنے والے کا اصل بڑا نقصان تو آخرت کا ہے۔ اے سُنتوں کا درد رکھنے والے عاشقانِ رسول! ذرا سوچئے!! گناہوں کی دلدل میں پھسنے والوں کو کون نکالے گا؟ اخلاقی تنزُّلِ

اور پستیوں کی طرف گرتے چلے جانے والوں کو کردار کی بلندیوں کی جانب کون اُبھارے گا؟ جہنم میں لے جانے والے اعمال میں مصروف رہنے والوں کو جنت میں لے جانے والے اعمال پر کون لگائے گا؟

(نیکی کی دعوت، ص: ۱۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں خود ہی ایک دوسرے کی اصلاح کی کوشش کرنی ہوگی

اور نیکی کی دعوت کے ذریعے مسلمانوں کو نماز و روزے کا پابند بنانے، مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں دُرُشتِ مُخارج کے ساتھ قرآن پاک سکھانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ دلانے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے، مدنی انعامات پر عمل کرنے، خُوب خُوب نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنانے کی مُہم تیز سے تیز تر کرنی ہوگی۔ جب بھی نمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجد جانے لگیں تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کی نیت سے، دوسروں کو ترغیب دیکر ساتھ لیتے جائیں، مدنی انعام نمبر 2 کیا ہے؟ آئیے سنتے ہیں "کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"

جنہیں نماز نہیں آتی انہیں نماز سکھائیے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی، نمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا، اُس کی ہر ہر نماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ اسی طرح عُمومًا عشا کے بعد کم و بیش 40 منٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں داخلہ لے لیجئے، اس میں خود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھائیے۔ آپ سے سیکھنے والا جب جب تلاوت کرے گا، آپ کو بھی اُس کی تلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سُنّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سُنّت سکھا دی، تو اب وہ جب جب اُس سُنّت پر عمل کرے گا، آپ کو بھی اُس سُنّت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۲۳۰) فرمانِ مُصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: اَلْاٰلَ عَلَى الْخَيْرِ كَقَاعِلِهٖ یعنی بھلائی کی رہنمائی کرنے والا اس بھلائی پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۴۲۸۰، ج ۳، ص ۴۵۲) لہذا اعلیٰ قائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور مدنی قافلوں میں سنتوں بھرے سفر کے ذریعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی زور دار مہم چلا کر مسلمانوں کو ”نیک“ بنانے کی ”مشین“ بن جائیے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۲۳۰)

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خوش نصیب اپنی نیکیوں پر پھولے گا نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی کو بھولے گا نہیں، نیکیاں کرنے کے باوجود اخلاص کی کمی کے خوف سے لرزے گا اور اشکباری کرے گا وہ کامیاب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے خوشی خوشی جنت میں جائے گا۔ جنت کی آرزو میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ مدنی انعامات کے مطابق عمل کیجئے اور اخلاص و استقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتے رہئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں ظاہر ہوں گی۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب نیکی کی دعوت عام کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا اور لوگوں کو بُرائی سے روکنے کی گڑھن دل میں پیدا ہوئی تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے امتِ مسلمہ کو نماز و روزہ کا پابند بنانے، سنتیں سیکھنے سکھانے، نیکیوں کا جذبہ دلانے، گناہوں سے بچنے کا ذہن بنانے کیلئے انفرادی کوشش شروع کر دی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود استقامت کے ساتھ نیکی

کی دعوت کرتے رہے بلکہ وقتاً فوقتاً اسلامی بھائیوں کو بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کا ذہن دیتے رہے۔ اس مدنی مقصد کو دُنیا کے کونے کونے میں عام کرنے کیلئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سُنّتوں بھرے بیانات اور تصنیف و تالیف کے ذریعے نیکی کی دعوت کی خُوب خُوب دُھو میں مچائیں۔ آپ کی عام فہم، تاثیر کُن تحریر اور سُنّتوں بھرے بیانات کی بَرکت سے لاکھوں مُسلمان بالخصوص نوجوانوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور وہ جُرم و عیسیاں کی دُنیا کو چھوڑ کر صلوٰۃ و سُنّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ اگر ہم بھی نیکی کی دعوت دینے اور دوسروں کو بُرائی سے روکنے کا ذہن رکھتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ سیکھنے کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس سے نہ صرف سُنّتیں سیکھنے سیکھانے کا جذبہ ملے گا بلکہ وقتاً فوقتاً نیکی کی دعوت دینے کا موقع بھی ملے گا۔

یا الہی	بنا شائق قافلہ	نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے
---------	----------------	-------------------------------------

نیکی کی دعوت اور مدنی چینل:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے 92 سے زائد شُعَبہ جات میں کام کر رہے ہیں، انہی میں سے ایک اِنتہائی اہم شُعَبہ مدنی چینل بھی ہے، جس کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام گھر گھر میں عام ہو رہا ہے۔ مدنی چینل شروع کرنے سے پہلے جب یہ گمانِ غالب ہوا کہ مُسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا بہت ہی مشکل ہے تو بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تا کہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V. ہی کے ذریعے مُسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو کر ان کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں

کے سیلاب سے بچانے کیلئے مدنی چینل کا آغاز کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ نے خوب جدوجہد کر کے رَمَضان المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذریعے گھر گھر سنتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج نظر آنے لگے۔ مدنی چینل اپنے مقاصد میں کس حد تک پورا اُتر رہا ہے، اس کا اندازہ چند خصوصیات سے ہو سکتا ہے:

- ✽...مدنی چینل کا مقصد، باطل کی آمیزش سے پاک خالصتاً اسلام کے پیغام کو عام کرنا ہے۔
- ✽...مدنی چینل نے تحفۂ عقائدِ اسلام کا علمبردار بن کر خوفِ خدا اور عشقِ مَصلیٰ کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام نہ صرف گھر گھر پہنچایا بلکہ اس کا سفر جاری ہے۔
- ✽...مدنی چینل نے بین الاقوامی سطح پر اسلام کے پیغام کو اس مؤثر اور دل نشین انداز میں دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا ہے، جہاں اس کے بغیر رسائی بے حد مشکل تھی۔
- ✽...مدنی چینل وہ واحد چینل ہے، جس پر عورتوں کو نہیں دکھایا جاتا۔ اس لحاظ سے اسے ایک آئیڈیل 100 فیصدی اسلامک چینل کہا جاسکتا ہے۔
- ✽...مدنی چینل، وہ واحد چینل ہے جو کمرشل (کاروباری) نہیں۔
- ✽...مدنی چینل بے حیائی اور فحاشی و غریبی کی فضا میں بگڑی ہوئی معاشرتی اقدار کی اصلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار ادا کر رہا ہے۔
- ✽...مدنی چینل پر عقائد و عبادات، اخلاق، معاملات اور معاشرت سے متعلق مسائل کو انتہائی احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ مدنی چینل دیکھتے رہیے، اِنْ شَاءَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں سنتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے،

گانے باجے وغیرہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے اور عشقِ رسول میں مُسْتَعْرِق رہنے کا ذہن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو	عام دنیا بھر میں یارب دین کا پیغام ہو
--------------------------------------	---------------------------------------

آئیے! امیر اہلسنت کے عطا کردہ، اس نعرے کو مل کر لگاتے ہیں!

مدنی چینل دیکھیں گے، دکھائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگ ہماری نہیں مانتے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی اہمیت و فضائل سن کر کئی اسلامی

بھائیوں کا نیکی کی دعوت دینے کا ذہن بنا ہو گا، لیکن یاد رکھئے! شیطان کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم اصلاح کی نبیت سے کسی کو نیکی کی دعوت پیش کریں، کچھ بعید نہیں کہ یہ مَلْعُون ذہن میں مختلف دُشمنوں سے ڈالے کہ تیری نیکی کی دعوت سے کوئی فائدہ تو ہوتا نہیں، نہ تو کوئی تیری بات سنتا ہے اور نہ ہی کوئی اپنی اصلاح کیلئے فکر مند ہوتا ہے، تیری اس قدر انفرادی کوشش کے باوجود بھی چوک درس، مسجد درس اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں تعداد بہت کم ہوتی ہے، بس انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے اور اپنے کام سے کام رکھ۔ اس شیطانی وار سے بعض اسلامی بھائی مدنی کاموں میں سُست ہو جاتے ہیں اور اپنی ناکامیوں کا شکوہ کرتے پھرتے ہیں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایسے لوگوں کو سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ نے اوّل تو کامیابی کا مطلب ہی نہیں سمجھا، اگر یہ ذہن بن جائے کہ کامیابی بھڑکنا نام نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کا

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: اور ہمارے ذمے نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

مفسرِ شہیر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”بعض نبی وہ بھی ہیں جن کی بات کسی نے نہ مانی اور بعض وہ کہ جن کی ایک یادو آدمیوں نے ہی اطاعت کی۔“ (مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۵۹) یقیناً اس کے باوجود ہر نبی علی بنیینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ کی ذمہ داری سو فیصد مکمل انجام دی، کسی نے بھی کوتاہی نہ کی، لہذا میرے بھولے بھالے مُبلَغُو! شیطان کے دام تزیویر (دھوکے کے جال) میں مت پھنسے، آپ کی اور ہم سب کی کامیابی کے لئے یہ شرط ہی نہیں کہ لوگ مان جائیں بلکہ ہم میں وہ اسلامی بھائی کامیاب ہے جو اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ ہم نیکی کی دعوت دیتے ہیں، ”دعوت“ کے معنی ”لانا“ نہیں ”بلانا“ ہے۔ یعنی ہم نیکی کی طرف بلاتے ہیں، ہم لانے یا مَنوانے کے مُکَلَّف و ذمہ دار نہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے کہ جسے چاہے اسے ہماری دعوت قبول کرنے کی توفیق بخش دے۔ ہاں ایک مدنی پھول یہاں ضرور قابلِ توجہ ہے، وہ یہ کہ جب ہماری کوشش کے باوجود کوئی مسلمان مائل نہ ہو تو ہمیں اُس کو مَعَاذَ اللہ سخت دل، ڈھیٹ وغیرہ کہہ کر غیبت بلکہ بُہتان کا اِرتکاب کرنے سے بچنا لازمی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مُسْتَحَب کام کرنے لگیں اور

کبیرہ گناہوں کا بوجھ سر پر لا کر پلٹیں! وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ)۔ ایسے موقع پر ہمیں اپنے اخلاص ہی کی کمی اور اندازِ دعوت کی کوتاہی تسلیم کرنی چاہئے اور خُوب توبہ و اِسْتِغْفَار کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بوسیلہٗ مُصْطَفٰے و انبیاء و صحابہ و اولیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَعَلِیْہِمُ السَّلَام لوگوں کی اصلاح کی دُعا کرنی چاہئے۔ (نیکی کی دعوت ص: 522)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" میں ہے:

حضرت سَیِّدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَوْلیٰ عَزَّوَجَلَّ نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا (اور جب سَیِّدنا) موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام (حکمِ خداوندی کی تعمیل میں) چلے تو نِدا ہوئی، مگر اے موسیٰ! فرعون ایمان نہ لائے گا۔ (تو حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دل میں کہا: پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے؟ اس پر 12 علماء ملائکہ عظام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو جہاں کا حکم ہے جائیے، یہ وہ راز ہے کہ باوصفِ کوشش (یعنی کوشش کے باوجود) آج تک ہم پر بھی نہ کھلا اور آخر نَفْعِ بَعَثَت (یعنی رسول کے بھیجنے کا فائدہ) سب نے دیکھ لیا کہ دُشمنانِ خُدا ہلاک ہوئے، دوستانِ خُدا نے ان کی (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی) غُلامی اختیار کر کے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسے میں ستر (70) ہزار ساحرِ (جادوگر) سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے:

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳﴾ رَبِّ مُوسٰی وَهٰرُونَ ﴿۱۴﴾	تَرْجَمَہٗ کُنز الایمان: ہم ایمان لائے جہاں کے رَبِّ پر، جو رَبِّ ہے موسیٰ اور ہارون کا۔
---	--

(پ ۱۹ الاعراف ۱۲۱، ۱۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہوتے ہیں وہ ہر گز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض نہیں کرتے۔ سَیِّدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں خیال آنا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرِ بنائے اعتراض نہیں بلکہ حکمت پر غور کرتے ہوئے تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ کو حکمت کانوں سے سنانے، بتانے کے بجائے آنکھوں سے دکھانے کی ترکیب فرمائی گئی اور وہ یہ کہ فرعون چُونکہ شقی اَزلی (یعنی ہمیشہ کیلئے بد بخت) تھا، اس لئے ایمان نہ لایا، مگر آپ عَلٰی بَيْبِنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ کے اُس اَزلی کافر کے پاس نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کمانے کیلئے تشریف لے جانے کی بَرَکت سے 70 ہزار جادو گر ایمان لے آئے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے والے مُبَدِّغ کو اِسْتِغْنَامت کے ساتھ
 اس عظیم فریضے کو ادا کرنا چاہیے۔ کوئی چاہے کتنا ہی بُرا بھلا کہے، مذاق اڑائے یا تکلیف پہنچائے لیکن کبھی بھی حسن اخلاق کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیْ نیکی کی دعوت کے چند مراتب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (۱)... کسی جاہل کو حق بات بتانا۔ یعنی جسے شرعی حکم معلوم نہ ہو، اس کو شرعی حکم بتانا۔ (مثلاً عود کالین دین کرنے والے کو یہ بتانا کہ یہ کام حرام ہے، لہذا آپ کو اس سے ضرور بچنا چاہیے) (۲)... نَرَمُ گفنگتو کے ذریعے وعظ و نصیحت کرنا۔ (جیسے غیبت کرنے والے کو سمجھاتے ہوئے نرم لہجے میں کہنا: پیارے بھائی غیبت کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ پھر آپ کیوں غیبت کے گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں؟ براہِ کرم! غیبت کرنے سے بچئے اور اپنا یہ ذہن بنائیے! غیبت کریں گے نہ غیبت سنیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ۔) (۳)... (نیکی کی دعوت دینے کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ خلافِ شریعت کام کرنے والے کو) بُرا بھلا کہنا اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ بُرا بھلا کہنے سے مُراد یہاں فحش کلامی نہیں بلکہ (اُستاد کا اپنے شاگرد، والدین کا اپنی اولاد اور پیر کا اپنے مُرید کو) اس طرح کہنا: اے جاہل! اے نادان! اے نا سمجھ!" کیا تُو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے نہیں ڈرتا" یا اسی طرح کے دیگر الفاظ استعمال کرنا۔ (۴)... غلبے کے ذریعے عملاً روکنا مثلاً آلاتِ لہو و لعب توڑ دینا، شراب کو بہا دینا، ریشمی لباس کو پھاڑ دینا اور غاصب سے عَصَبِ شُدہ کپڑے چھین کر مالک کو لوٹا دینا۔ (یہ آخری درجہ اہل اِفْتِدَار کیلئے ہے)

(احیاء العلوم، ۲/۱۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کے بیان کردہ مراتب پر ہر ایک کو عمل کرنا ضروری

نہیں بلکہ اس کی چند صورتیں ہیں۔ چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ

شریعت جلد 3 صفحہ 615 پر ہے۔ اَمْرٌ بِالْعُرْفِ وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ کی کئی صورتیں ہیں: (۱) اگر غالب

گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز

آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْعُرْفِ واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں اور

(۲) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تہمت باندھیں گے اور

گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) ترک کرنا افضل ہے اور (۳) اگر یہ معلوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے

اور یہ صبر نہ کر سکے گا یا اس کی وجہ سے فتنہ و فساد پیدا ہوگا، آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی، جب بھی

چھوڑنا افضل ہے اور (۴) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے

تو صبر کر لے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے منع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص مجاہد ہے اور

(۵) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اسے اختیار ہے اور

افضل یہ ہے کہ امر کرے۔ (نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے)

جسے نیکی کی دعوت دُوں اسے دے دے ہدایت تُو

زباں میں دے اثر کر دے عطا زورِ قلم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص: ۹۹)

صَلِّ اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ خود پرہیز گار اور نیکو کار ہی سہی، مگر دوسروں کو نیکی کی

دعوت نہیں دیتے اور باوجودِ قدرت گناہوں سے نہیں روکتے، عام مسلمانوں بلکہ اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں کڑھتے تک نہیں، تو ایک حدیثِ مبارکہ سنئے اور خود کو عذابِ الہی سے ڈرا کر نیکی کی دعوت دینے پر کمر بستہ ہو جائیے۔ چنانچہ

سرکارِ مکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرئیل (عَلِیْہِ السَّلَام) کو حکم فرمایا: فلاں شہر کو اُس کے رہنے والوں سمیت زیرِ وزر کر دو، حضرت جبرئیل (عَلِیْہِ السَّلَام) نے عرض کی: اے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ! ان لوگوں میں تیرا ایک فلاں نیک بندہ بھی ہے، جس نے پلک جھپکنے کی مقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اَقْبِلْہَا عَلَیْہِم فَانْ وَجْہُہٗ، لَمْ یَسْعَرْہٖ سَاعَۃً قَطُّ۔ یعنی شہر ان پر اُلٹ دو، کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی مُتَغَیِّر (مُ - ت - غی - یر یعنی تبدیل) نہیں ہوا۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۶ ص ۹۷ حدیث ۵۹۵) (نیکی کی دعوت، ص ۴۶۴)

اس حدیثِ پاک کے تحت مِرَاۃُ الْمَنَاجِیْح میں ہے: اِس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں اَعْمَالِ صَالِحہ (یعنی نیکیوں) سے تعلق اور بُرائیوں سے اجتناب (یعنی پرہیز) ضروری ہے، وہاں دین و مِلّت کے خلاف سازشوں اور مسلمانوں پر ظلم و ستم نیز معاشرتی بگاڑ کی وجہ سے پریشان ہونا بھی ایمان کا تقاضا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر معاشرتی بُرائیوں کے ازالے (یعنی خاتمے) کے لیے کوشاں نہیں رہتے اور عَدَمِ طاقت (یعنی قوت نہ ہونے) کی صورت میں اس پر پریشان بھی نہیں ہوتے، ان کا تقویٰ کس کام کا! لہٰذا اپنی اصلاح اور عبادتِ خُداوندی میں مَشْغُولِیَّت کے ساتھ ساتھ مُلک و مِلّت اور مُسلمانانِ عالم کی زبوں حالی کے خاتمے اور معاشرے کو غیر شرعی حرکات و سکنات سے پاک کرنے کے لیے کوشاں رہنا ہم سب کی ذمّے داری ہے۔ (مِرَاۃُ الْمَنَاجِیح ج ۶ ص ۵۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خود نیکیوں کے خریص ہوتے ہیں، پابندیِ وقت کے ساتھ باجماعت نمازیں بھی پڑھتے ہیں، مگر داڑھی منڈے، ماڈرن دوستوں کی صحبتوں سے کنارہ کشی کرنے کے بجائے مَحْضُ حَقِّ نفس کی خاطر (یعنی مزے لینے کیلئے) اُن کی بیٹھکوں کی رونق بنتے، اُن کی غیر محتاط اور گناہوں بھری باتوں میں اگرچہ چُپ رہتے، مگر دل ہی دل میں لطف اُندوز ہوتے ہیں کہ ظاہر ہے نفس کو مزانہ آتا ہوتا تو ایسوں کے ساتھ کیوں دوستیاں نبھاتے! اب جو روایت پیش کی جا رہی ہے، وہ ایسے لوگوں کیلئے تازیانہِ عبرت (یعنی نصیحت و عبرت کا چابک) ہے چنانچہ منقول ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یوشع بن نون عَلَیْہِ السَّلَامُ پر وُحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے، جن میں چالیس ہزار نیک ہیں اور ساٹھ ہزار بد۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یَا رَبِّ عَزَّوَجَلَّ! بد کرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہر ہے لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”یہ نیک لوگ بھی ان بد کرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر کبھی ان کے چہروں پر ناگواری کا اثر تک نہیں آتا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۷ ص ۵۳ رقم ۹۳۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضمیر سے سوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو لاچار پانے کی صورت میں آیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کر وڑ افسوس! بچوں کی امی کھانا پکانے میں تاخیر کر دے، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بیٹا اسکول کی چھٹی کر لے تو ضرور ناگوار گزرے، لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشش تک نہ کی جائے، آپ ہی کہیے! کیا ہماری یہ رُوش دُرست ہے؟ مثلاً محکوم اولاد کی بُرائی دیکھ کر حاکم (یعنی والد) ہاتھ سے بدلے، عالمِ زبان سے بدلے، جس کو یہ دونوں قدر تیں حاصل نہیں، وہ کم سے کم دل میں تو بُرا جانے، مگر اب ایسا ذہن کس کا رہا ہے! ذرا سوچیے! مثلاً میوزک بج

رہا ہے، بے شک روکنے پر قدرت نہیں، مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا ہم اسے بُرا محسوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو مَعَاذَ اللہ ”میوزیکل ٹیون“ موجود ہے! دو افراد گلی میں گالم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ کبھی کبھی اپنے منہ سے بھی مَعَاذَ اللہ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فلاں نے جھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گُزرا؟ جی ہاں، کیوں؟ اس لئے کہ میرا ذاتی نقصان ہوا، باقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے بُرا کہاں سے لگے گا کہ خود اپنی زبان سے بھی مَعَاذَ اللہ جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بہت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی ”دل میں بُرا جاننے“ کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کڑھنے کی عادت پڑ جائے، تب تو معاشرے میں اصلاح کا دور دورہ ہو جائے، کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۴۶۶) لہذا ہمیں خود بھی نیک اعمال کرنے، گناہوں سے بچنے، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے بچنے کا ذہن دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مجھے تم ایسی دو، ہمت آقا	دو سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنادو مجھ کو بھی نیک خصلت	نبی رحمت شفیع اُمت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے کی بھی کیا خوب بھاریں ہیں کہ نشے

کی حالت میں بد مست نوجوان کو جب خوفِ خدا دلا یا گیا تو وہ گناہوں پر نادم ہو کر تائب ہوا اور راہِ جنت پر چلنے لگا، اس اُمت کا طرہ امتیاز نیکی کی دعوت دینا ہے، نیکی کی دعوت دینا دین اسلام میں ایک اہم

عبادت ہے، نیکی کی دعوت دینے والا خود کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور دوسروں کو بھی، نیکی کی دعوت دینے والا نیکی پر عمل کرنے والے کی طرح ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے فلاح و کامرانی کی خوشخبری ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کی بولی بارگاہِ خداوندی میں انتہائی پسندیدہ ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کو ہر ایک کلمے کے بدلے میں 1 سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کا ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے، نیکی کی دعوت دینا لذت والی عبادت ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے جنت کی بشارت ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے جنت سبحائی جاتی ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کو دنیا میں، قبر میں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا، نیکی کی دعوت دینے والے کو بروزِ قیامت اللہ ربُّ العزت کے عرش کا سایہ نصیب ہوگا، نیکی کی دعوت دینا صلحاء، اولیاء، صحابہ بلکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ ہے۔

نیکی کی دعوت کی ضرورت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فی زمانہ نیکی کی دعوت دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے، ہمارے معاشرے میں دن بدن گناہوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، لہذا ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ہماری نیکی کی دعوت سے کوئی راہِ راست پر نہ آئے تو دل چھوٹانہ کیجئے اور کوشش جاری رکھئے۔ ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے، کسی کو نیکیاں کرنے کی توفیق دینا اور بُرائیوں سے بچانا، اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا کام ہے۔ شروع میں کافی مشکلات و مصائب بھی پیش آسکتی ہیں، لیکن یہ آنے والی مشکلات پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش آنے والی تکلیفوں کا کروڑواں حصہ بھی نہ ہوں گی۔ اس لیے مشکلات کے وقت بزرگانِ دین، اولیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللہُ الْبَہِیْن اور انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکالیف کو یاد کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتے رہیے! اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّ وَّجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

نیکی کی دعوت کے مزید فضائل پڑھ کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا

جذبہ پیدا کرنے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”نیکی کی دعوت“ کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید ثابت ہوگا، کتاب ”نیکی کی دعوت“ فیضانِ سنت جلد دُوم کا ایک باب ہے، اس کتاب میں نیکی کی دعوت کی ضرورت، نیکی کی دعوت کی فضیلت اور نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات بیان کئے گئے ہیں، ضمناً بھی بہت سے خوش رنگ و خوشنما دلکش و دلربا مدنی پھول جا بجا خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں۔ مثلاً: اس کتاب میں خوفِ خدا سے رونے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، ریاکاری کی 80 مثالیں بیان کی گئی ہیں، ریاکاری کے 10 علاج بھی اس کتاب میں درج ہیں، نیت کی اہمیت پر مبنی فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور دلچسپ حکایات بھی بیان کی گئی ہیں، مدنی قافلے میں سفر کی 44 نیتیں، غسل کا طریقہ، صلہ رحمی کے 7 مدنی پھول، قسم اور اس کے کفارے کا بیان، دنیا کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی مدنی پھول، گناہوں کے 6 علاج، حسابِ نعمت کے بارے میں لرزہ خیز 9 فرامینِ مصطفیٰ، مال و دولت کے متعلق اچھی اچھی نیتیں، علمِ غیب اور لوحِ محفوظ کے بارے میں مدنی پھول، وضو کا طریقہ، عیب ڈھونڈنے کی 59 مثالیں، نرمی کی اہمیت، ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نکل گئی، شفاعت کی 8 قسمیں، مبلغین جمعہ کو بیان کیا کریں، داڑھی مُنڈے کی 30 شامتیں، جہنم کا تعارف، بچے کو سب سے پہلے دین سکھائیں، قبر کی دل ہلا دینے والی نیکی کی دعوت، درسِ فیضانِ سنت کے 22 مدنی پھول وغیرہ، اس عظیم الشان کتاب میں بیان کئے گئے ہیں اور ہاں عرض کروں کہ اس کتاب میں جا بجا نیکی کی دعوت کی مدنی بہاریں بھی موجود ہیں، اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃ طلب کیا جاسکتا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا (Read) بھی کیا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Down Load) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا جذبہ پانا چاہتے ہیں اور اس بارے میں مُفید رَہنمائی کے ساتھ اپنی تربیت بھی کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اور خود سیدُ الْاَنْبیاء، محبوبِ خدا عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ کے اس عظیم فریضے کو بَخْسِش و خوبی سرانجام دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے ”علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہم بھی وَقْتُ نِکَالِ کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس کے علاوہ ہر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اَوَّل تا آخر شرکت کے ساتھ ساتھ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی نِزاکرے میں شرکت کو بھی اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت دینے کی کئی مُفید معلومات بھی حاصل ہوں گی۔ آئیے! ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

والدین کا فرمانبردار بن گیا

بستی سمندری ہیر والا (ضلع ڈیرہ غازی خان، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 20 سال) کے بیان کالٹ لُباب ہے: میں غالباً 2009ء میں مڈل کا امتحان دینے کے بعد جُھڑیاں گزارنے

گھر آیا ہوا تھا۔ ایک روز سبزی خریدنے نکلا تو راستے میں چند سبز سبز عمامہ شریف کا تاج پہنے عاشقانِ رسول سے آمنا سامنا ہو گیا، انہوں نے پُر تپاک انداز میں ملاقات فرمائی اور انفرادی کو شیش کرتے ہوئے کچھ ایسے دلربا انداز میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی کہ ہاں کہتے ہی بنی۔ جب طے شدہ وقت پر سنتوں بھرے اجتماع میں جانے کے لئے میں اسلامی بھائیوں کے پاس پہنچا، تو انہوں نے بڑی شفقت فرمائی اور نہایت ادب و احترام سے مجھے گاڑی میں بٹھایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ مدینہ جام پور (ضلع راجن پور) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں اپنی زندگی کی پہلی حاضری سے مُشرف ہوا۔ وہاں کی پُر سوز نعت شریف، سنتوں بھرے بیان، ذِکْرُ اللہ اور رِقَّتِ انگیز دُعا نے میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کر دیا، بالخصوص دُعا کے دورانِ خوفِ خدا کے باعث میری آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہہ نکلے، میں نے گناہوں سے توبہ کی اور اجتماع سے واپسی کے بعد سے نمازوں کی پابندی شروع کر دی، کچھ ہی عرصے بعد داڑھی شریف رکھ لی اور سبز عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا، میں جو کہ انتہائی بد زبان اور بے ادب انسان تھا، ماں باپ کے سامنے چیخا چلاتا اور ان کی توہین کیا کرتا تھا، اب والدین کا مُطیع و فرمانبردار بن چکا تھا اور ان کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا تھا۔ میری اس مثبت تبدیلی پر نہ صرف گھر والے بلکہ سارا ہی خاندان حیران تھا۔ مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے مجھے ایک بیماری تھی، جس کے باعث کافی پریشانی رہتی تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِس مَرَض سے شفاء عطا فرما دی، میرا حُسنِ ظن ہے کہ یہ سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بَرَکت تھی۔ یہ مدنی بہار دیکھ کر میری والدہ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے چھوٹے بھائی کو گُر دوں کی تکلیف ہے، تم دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ”63 روزہ مدنی تربیتی کورس“ میں شامل ہو کر اپنے بھائی کی شفا کے لئے دعا کرو۔ میں حکم کی تعمیل میں مدنی تربیتی کورس کے لئے تقریباً 2010ء میں فیضانِ مدینہ ساہیوال جا پہنچا اور وہاں نہ صرف بھائی کے لئے خود دعائیں مانگتا بلکہ دیگر عاشقانِ رسول کو بھی دعا کے لئے کہا کرتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ابھی مجھے مدنی تربیتی کورس میں دوہی ہفتے ہوئے تھے کہ میرے بھائی کی طبیعت بحال ہونے لگی، حالانکہ اس کے لئے ڈاکٹر آپریشن کا کہہ چکے تھے۔ جب دوبارہ چیک اپ ہوا تو ڈاکٹر زحیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اب آپریشن کی ضرورت نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرا بھائی اب رُوبہ صحت ہو چکا ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۴۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مَشْكَاهُ الْمَصَابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۷۷۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے

”101 مدنی پھول“ سے ”اشمد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرِ مہ لگانے کے 4 مدنی پھول سنتے ہیں:

❀ سُنَّہِ ابْنِ ماجہ کی روایت میں ہے ”تمام سُرِ موموں میں بہتر سُرِ مہ ”اشمد“ (اِش۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔“ (سُنَّہِ ابْنِ ماجہ ج ۳ ص ۱۱۵ حدیث ۳۲۹۷)

❀ پتھر کا سُرِ مہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرِ مہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹)

❀ سُرِ مہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰)

سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائییاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اٹٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۵ ص ۲۱۸-۲۱۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے إِنَّ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 ذُرود پاک

شَبِّ جَمْعہ کا ذُرود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی

الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس ذُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصَّلٰوٰت علی سَیِّدِ السَّادَات ص ۱۵۱ ملخصاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِج ص ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۳۰)

(5) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَٰةً دَآئِمَةً يُّدَوِّرُ اَمْرَ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوی عَنِیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِیٰ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (افْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(6) قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)